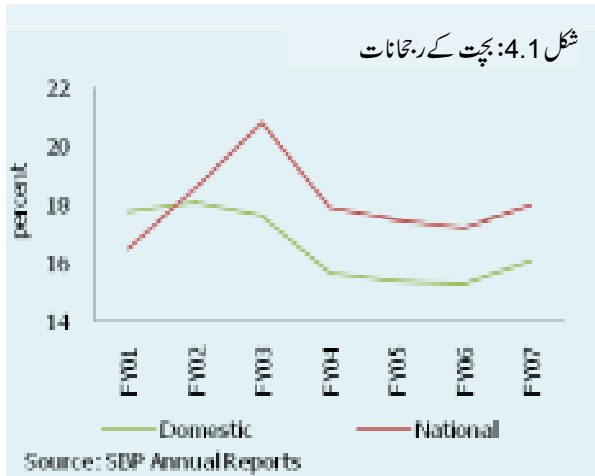


ایشیا میں سیالیت کی افراط ترقی یافتہ ملکوں کے مالی عدم توازن کو سہارا دینے کے کام آتی ہے، تو دوسری طرف پہلے کی طرح پاکستان کم بچت کرنے والے ملکوں میں شامل ہے۔ تاریخی لحاظ سے پاکستان میں قومی بچت کی بلند ترین شرح بھی خطے کے ہمسرا اور ہم آمدن ممالک کے مقابلے میں بہت کم رہی ہے۔ اس باب میں پاکستان میں کم بچت کے ممکنہ اسباب کو زیر بحث لایا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ پاکستان کو کفایت شعار کی بجائے شاہ خرچ ملک قرار دیتے وقت بچت کی ترغیب دلانے والے ان طریقوں کی قلت کا بھی ہمیں اعتراف کرنا چاہیے جن تک عام آدمی کی رسائی ہے۔ ان طریقوں کی قلت ہی شاید وہ وجہ ہے جس سے بچت کے غیر رسمی طریقے برقرار ہیں۔ باب میں یہ بھی رائے دی گئی ہے کہ اب مالی نظام کونٹ نئی مصنوعات کی فراہمی پر توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ سرمایہ کاروں اور بچت کاروں کو مختلف امکانات میں سے نقصان اور فائدے کی ذاتی ترجیح کے لحاظ سے پسندیدہ کو چننے کی آزادی ملے۔ نجی پنشن اسکیموں کے کردار کو اس اعتبار سے خصوصاً نمایاں کیا گیا ہے کہ یہ اسکیمیں پوری زندگی اخراجات کو حد میں رکھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرد کو منضبط بچت کی طرف لاتی ہیں جو کہ بحیثیت مجموعی سوشل سیکورٹی کو مستحکم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ مالی خدمات کے دائرے کو ان علاقوں تک جہاں بینک اب تک نہیں پہنچ پائے ہیں، وسیع کر کے مالی بچت کی سطح بڑھائی جاسکتی ہے۔

4.1 تعارف

گزشتہ پانچ سال سے مستحکم اقتصادی بنیادوں کو برقرار رکھنے کے باوجود پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل چلا آ رہا ہے جہاں پر بچت کم کی جاتی ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں 1 قومی بچت کی بلند ترین شرح 21.4 فیصد بھی ان علاقائی ممالک سے خاصی کم ہے جن کی آمدنی پاکستان کے مساوی ہے۔ چونکہ کسی بھی معیشت میں سرمایہ کاری سرگرمیوں کی مالکاری ملکی اور غیر ملکی بچتوں (زرمبادلہ کی آمد کی صورت میں) سے ہوتی ہے، قلیل شرح بچت معاشی نمو پر، خصوصاً طویل عرصے کے دوران، گہرے مضمرات ڈالنے کا سبب بنتی ہے۔ اس قلیل شرح بچت سے ایک طرف اقتصادی عاملین (economic agents) کے صرفنے کے رجحان کی عکاسی ہوتی ہے اور دوسری طرف یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ مالی شعبہ بچت کی ترغیب کا طریقہ کار پیش کرنے میں ناکام رہا ہے، حالانکہ اس طریقہ کار کی اہمیت سب پر ظاہر ہے۔ معیشت میں بچتوں کو اکٹھا کرنا مالی اداروں کے بنیادی فرائض میں سے ایک تصور کیا جاتا ہے۔ بچت کی اختراعی اسکیمیں کسی فرد کو موقع دیتی ہیں کہ وہ خطرے اور نفع کی ذاتی ترجیحات کے مطابق رقم بچائے۔ بچت جمع کرنے میں نجی پنشن اسکیموں کا کردار خصوصاً نمایاں ہے کیونکہ یہ اسکیمیں کسی فرد کو اس کے عرصہ حیات کے دوران اخراجات کو حد میں رکھنے کی ترغیب دیتی ہیں۔

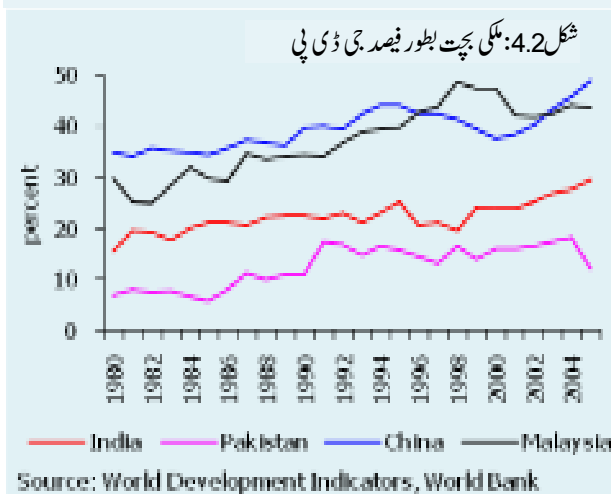
پاکستان کے تناظر میں پہلا سوال یہی ہے کہ ملک میں قلیل شرح بچت کو بہترین طریقے سے کس طرح بڑھایا جائے۔ اس سوال کا جواب دینے کے لیے بچت کو متاثر کرنے والے عوامل کے تفصیلی تجزیے کی ضرورت ہوگی۔



4.2 قومی بچت: چند حقائق

شکل 4.1 سے واضح ہے کہ شرح بچت میں مالی سال 2003ء سے کمی کی رجحان ہے جبکہ گزشتہ تقریباً ایک سال سے اس میں معمولی سا اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 2007ء کے دوران 80 بی پی ایس کے عمدہ اضافے نے شرح بچت کو 18 فیصد تک بڑھا دیا جو کہ مقامی بلندی 20.6 فیصد سے اب بھی کم ہے۔ قلیل شرح بچت کے موجودہ مستحکم اقتصادی نمو کی برقراری پر منفی اثرات پڑ سکتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ اپنی بہتر معاشی بنیادوں کے سبب پاکستانی معیشت کو ابھرتی ہوئی ایشیائی معیشتوں میں شامل کیا جاتا ہے تاہم پاکستان کی ملکی شرح بچت ابھرتی ہوئی دیگر معیشتوں سے مقابلتاً خاصی کم ہے (دیکھئے شکل 4.2)۔ پاکستان کی شرح بچت بھارت سے بھی بہت کم ہے حالانکہ دونوں کی سماجی و اقتصادی صورتحال کم و بیش یکساں ہے۔

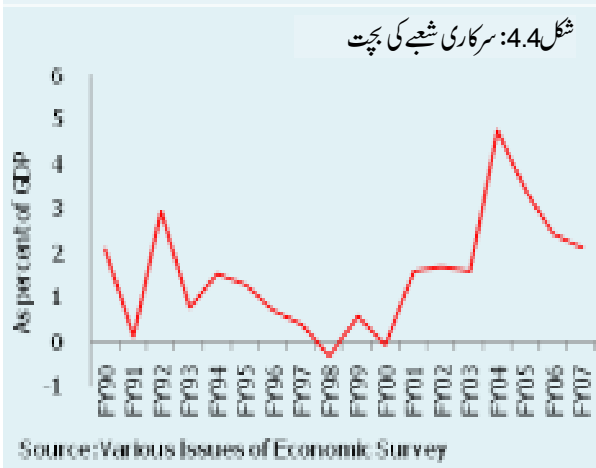
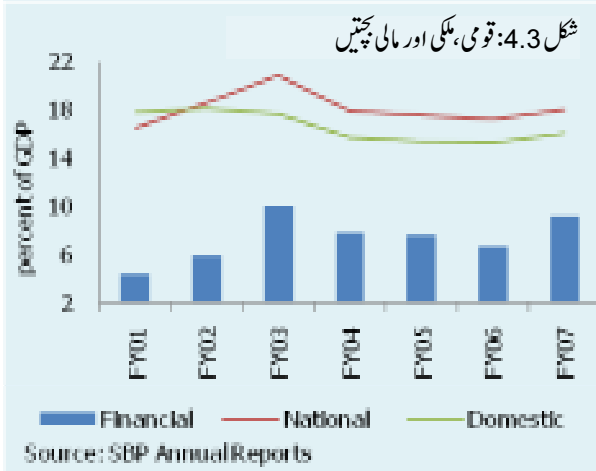
¹ مالی سال 1960ء کے بعد کے اعداد و شمار کی بنیاد پر۔



ملکی بچت کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ مالی بچت کی شرح (جو کہ ملکی بچت اور مالی نظام کے مجموعی استحکام کا اہم جزو ہے) بہت حوصلہ افزا نہیں ہے۔ مالی بچت مالی سال 2003ء میں بلند ترین سطح کو چھونے کے بعد سے انحطاط پذیر رہی اور مالی سال 2007ء کے دوران اس نے کچھ سنبھالا لیا۔ حالیہ برسوں کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ملکی اور مالی بچت میں موجود مستقل فرق مالی استحکام کے حوالے سے تشویش کا ایک اور سبب ہے (دیکھئے شکل 4.3)۔²

4.2.1 بچت کے اجزا

قومی بچت کو کئی سطحوں پر اجزا میں بانٹا جاسکتا ہے۔ وسیع مفہوم میں، سرکاری شعبے اور نجی شعبے کی بچت کے اشتراک سے قومی بچت تشکیل پاتی ہے۔ سرکاری شعبے کی بچت میں حکومت کی بچت اور وہ قوم شامل ہوتی ہیں جو سرکاری ادارے اندرونی وسائل کی صورت میں مہیا کرتے ہیں۔ سرکاری شعبے کی بچت کی صورت حال گزشتہ برسوں کے دوران بہت متاثر کن نہیں رہی ہے۔ سرکاری شعبے کی مجموعی بچت نا صرف کم رہی ہے بلکہ سال بہ سال اس میں نمایاں تبدیلیاں بھی آتی رہی ہیں (دیکھئے شکل 4.4)۔ تاہم 90ء کے عشرے کے مقابلے میں، جب سرکاری شعبے کی بچت خاص طور پر کم رہی تھی، اب کچھ بہتری موجود ہے۔ مجموعی قومی بچت میں سرکاری شعبے کی بچت کا حصہ چونکہ کم ہے اس لیے اس باب میں نجی شعبے کی بچت کی بنیاد پر تجزیہ کیا گیا ہے۔



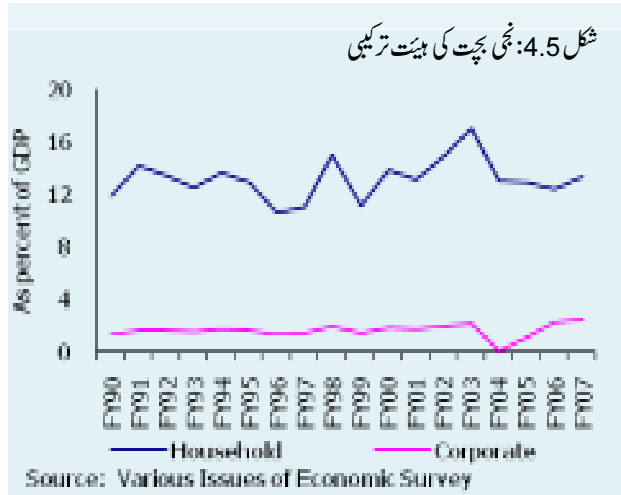
سرکاری شعبے کی کم بچت کے سبب معیشت میں موجود بچت بڑی حد تک نجی شعبے پر مبنی ہے جس میں گھریلو اور کاروباری شعبے کی بچت شامل ہے۔ قومی بچت میں سب سے بڑا حصہ گھریلو شعبے کا ہے، اس شعبے میں گزشتہ برسوں کے دوران مختلف رجحانات سامنے آتے رہے ہیں (دیکھئے شکل 4.5)۔ مالی سال 2003ء کے دوران اس نے بچت کی بلند ترین سطح (جی ڈی پی کا 17 فیصد) حاصل کی، لیکن مالی سال 2007ء میں یہ جی ڈی پی کے 13.3 فیصد تک گر گئی۔ گھریلو بچت میں آنے والی اس کمی کو گھریلو اخراجات سے متعلق کئی

عوامل اور گزشتہ چند برس سے معیشت میں صرفے سے وجود پانے والی نمو سے منسلک کیا جاسکتا ہے۔

دوسری طرف کاروباری شعبے³ میں بچت کا رجحان گزشتہ کئی برسوں سے بڑی حد تک منجمد ہے (دیکھئے شکل 4.5)۔ حالیہ برسوں میں نفع یابی بڑھنے کے باوجود

² معاشیات میں نجی اور سرکاری بچت کا مجموعہ کسی ملک کی قومی بچت کی بنیاد کہلاتا ہے۔ بچت کی مقدار کا اندازہ عموماً قومی آمدنی میں سے اخراجات اور سرکاری خریداریوں کو منہا کر کے کیا جاتا ہے۔ قومی بچت اور عالمی بچت کی خالص بیرونی آمدنی سے فرق کو ملکی بچت کہا جاتا ہے۔

³ نجی کارپوریٹ شعبہ ان اجزا پر مشتمل ہے (i) غیر سرکاری غیر مالی ادارے، (ii) نجی شعبے میں کام کرنے والے کرشل بینک اور بیرونی بینک، (iii) کوآپریٹو بینک، کریڈٹ سوسائٹیاں اور نان کریڈٹ سوسائٹیاں، اور (iv) نجی شعبے میں غیر بینکی مالی ادارے۔

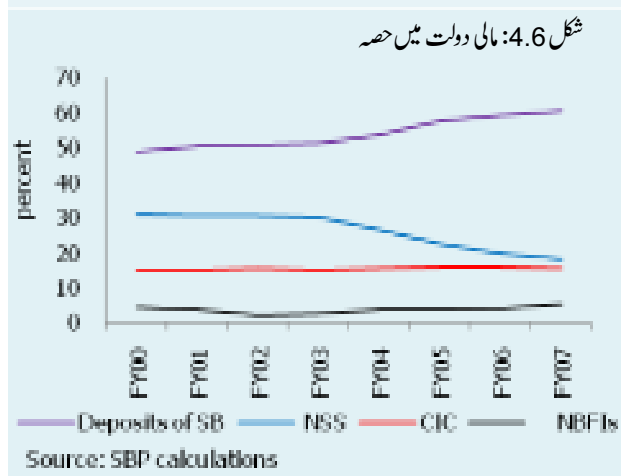


کاروباری شعبے کی کم بچت کا سبب عموماً منافع منقسمہ کی بڑھتی ہوئی ادائیگیوں کو، بالخصوص گزشتہ دو سال میں، قرار دیا جاتا ہے۔

قومی بچت کے رجحانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مالی بچت کا تجزیہ امانتیں اکٹھے ہونے میں مالی اداروں کے کردار کو سمجھنے میں نا صرف مفید رہے گا بلکہ مالی شعبے کے استحکام پر بالعموم اور شعبہ بینکاری پر بالخصوص بچت کے اثرات سمجھانے میں مدد دے گا۔

4.3 مالی بچت⁴

مالی بچت کو قومی بچت کا ایک ذیلی سیٹ سمجھا جاتا ہے۔ مالی سال 2000ء سے 2007ء تک مالی بچت میں اوسط نمو 12.4 فیصد رہی اور مالی دولت کا ذخیرہ مالی سال 2000ء کے 23 کھرب روپے سے بڑھ کر مالی سال 2007ء میں 54 کھرب روپے ہو گیا۔ مالی بچت کا رجحان مالی سال 2003ء سے انحطاط پذیر ہے تاہم اس بچت میں نمو مالی سال 2007ء میں ایک بار پھر بڑھ کر 17.1 فیصد ہو گئی (جدول 1)۔ مالی سال 2002ء سے جی ڈی پی کی نمو اگرچہ مستحکم رہی، تاہم مالی بچت میں جی ڈی پی کے فیصد کے لحاظ سے آنے والے انحطاط کا تجزیہ اس کے مختلف اجزا کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔



تجزیے کے اس مقصد کے لیے زیر گردش کرنسی، بینک امانتوں، قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری، غیر بینکی مالی اداروں میں امانتوں، میوچل فنڈز اور جی پی فنڈ⁵ میں سرمایہ کاری کو مالی بچت میں شامل کیا جاتا ہے۔ جمع شدہ مالی بچت (مالی دولت) کا 60.3 فیصد حصہ جدولی بینکوں کی امانتوں پر مشتمل ہے اس لحاظ سے شعبہ بینکاری کی برتری یہاں بھی نمایاں ہے۔ اس کے بعد قومی بچت اسکیموں کا نمبر ہے جن کا حصہ 18.2 فیصد ہے حالانکہ مالی سال 2003ء کے بعد سے سرمائے کی خالص آمد بتدریج کم ہوئی ہے (دیکھئے شکل 4.6)۔ ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ زیر گردش کرنسی کا حصہ برقرار ہے۔ اس کے علاوہ میوچل فنڈز میں زبردست نمو کے نتیجے میں غیر بینکی مالی ادارے بحیثیت مجموعی اپنا معمولی سا حصہ برقرار رکھنے میں کامیاب ہیں۔ اگر میوچل فنڈز کو الگ کر لیا جائے تو مالی سال 2007ء کے اختتام پر غیر بینکی مالی اداروں کی امانتوں کا حصہ کم ہو کر 1.0 فیصد سے بھی کم رہ جاتا ہے، جبکہ مالی سال 2001ء میں یہ 3 فیصد سے زائد تھا۔ بچت میں مختلف ذرائع کے حصوں میں آنے والی ان تبدیلیوں کے اسباب مختلف ہیں جن پر یہاں بحث کی جا رہی ہے (بکس 4.1 بھی دیکھئے)۔

- شعبہ بینکاری کی امانتوں میں مالی سال 2003ء کے بعد سے دو ہندسی نمو ہوتی چلی آئی ہے۔ امانتوں میں اس مستحکم نمو کے دو بڑے اسباب اس عرصے کے دوران بیرون ملک سے پاکستانیوں کی ترسیلات زر میں مسلسل اضافہ اور مستحکم اقتصادی نمو ہے۔ انضمام اور تھوہیل کے، بالخصوص غیر بینکی مالی اداروں کے ساتھ، موجودہ سودوں سے بھی بینک امانتوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ امانتوں کی بلند شرح نمو میں شعبہ بینکاری کے وسیع تر ہوتے ہوئے نیٹ ورک کو بھی دخل ہو سکتا ہے۔ بینک جس اطمینان سے اپنے صارفین کو جدید واجبہ مصنوعات پیش کر رہے ہیں اس کی بنیادی وجہ رقوم کی باسانی ترسیل ہے۔

⁴ گھریلو شعبے کی خام مالی بچت میں کرنسی، بینک امانتیں، غیر بینکی امانتیں، بیمہ زندگی فنڈ میں بچت، پرائیویٹ فنڈ اور پینشن فنڈ میں بچت، حکومت پر دعویہ داریاں، حصص اور ڈینیچرڈ بشمول میوچل فنڈز اور خالص تجارتی قرضے میں سرمایہ کاری شامل ہے۔

⁵ جزل پرائیویٹ فنڈ۔

جدول 4.1: مالی پختوں کے رجحانات اور ساخت

مالی سال 00ء	مالی سال 01ء	مالی سال 02ء	مالی سال 03ء	مالی سال 04ء	مالی سال 05ء	مالی سال 06ء	07ء (مبوری)	
ارب روپے								
2,329	2,511	2,771	3,252	3,690	4,183	4,663	5,487	جمع شدہ پختیں (اسٹاک)
1,135	1,264	1,411	1,671	1,975	2,405	2,772	3,310	جدولی بینکوں کی امانتیں
715	762	847	982	984	940	934	1,000	قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاریاں
355	374	434	494	578	666	739	839	زیر گردش کرنسی
91	80	41	40	47	48	61	38	غیر بینکی مالی اداروں کی امانتیں
13	12	19	45	85	103	135	257	میوچل فنڈ
19	18	19	20	22	22	22	43	جی پی فنڈ
جمع شدہ پختوں کی نمو (%)								
8.5	7.8	10.3	17.4	13.5	13.4	11.5	17.1	جمع شدہ پختیں (اسٹاک)
2.4	11.4	11.6	18.4	18.2	21.8	15.3	19.4	جدولی بینکوں کی امانتیں
14.7	6.5	11.1	16.0	0.2	-4.5	-0.6	7.1	قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاریاں
23.8	5.3	15.8	14.0	16.9	15.1	11.1	13.4	زیر گردش کرنسی
-12.5	-12.3	-48.6	-2.2	16.2	3.4	26.0	-37.7	غیر بینکی مالی اداروں کی امانتیں
107.2	-5.9	56.7	132.1	88.1	21.6	31.2	89.9	میوچل فنڈ
13.9	-2.0	1.2	5.3	9.9	1.0	0.6	-2.6	جی پی فنڈ
جمع شدہ پختیں بطور فیصد جی ڈی پی (مارکیٹ کے نرخ)								
61.4	60.3	63.0	67.4	65.4	64.4	61.4	63.0	جمع شدہ پختیں (اسٹاک)
29.9	30.4	32.1	34.6	35.0	37.0	36.5	38.0	جدولی بینکوں کی امانتیں
18.9	18.3	19.2	20.4	17.5	14.5	12.3	11.5	قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاریاں
9.4	9.0	9.9	10.3	10.3	10.2	9.7	9.6	زیر گردش کرنسی
2.4	1.9	0.9	0.8	0.8	0.7	0.8	0.4	غیر بینکی مالی اداروں کی امانتیں
0.4	0.3	0.4	0.9	1.5	1.6	1.8	3.0	میوچل فنڈ
0.5	0.4	0.4	0.4	0.4	0.3	0.3	0.5	جی پی فنڈ
بہاؤ بطور فیصد جی ڈی پی (مارکیٹ کے نرخ)								
16.5	16.5	18.6	20.8	17.9	17.5	17.2	18.0	قومی بچت
16.9	17.8	18.1	17.6	15.7	15.4	15.3	16.1	ملکی بچت
4.8	4.4	5.9	10.0	7.8	7.6	6.3	9.2	مالی بچت (بہاؤ)
0.7	3.1	3.3	5.4	5.4	6.6	4.8	6.2	جدولی بینکوں کی امانتیں
2.4	1.1	1.9	2.8	0.0	-0.7	-0.1	0.8	قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاریاں
1.8	0.5	1.3	1.3	1.5	1.4	1.0	1.1	زیر گردش کرنسی
-0.3	-0.3	-0.9	0.0	0.1	0.0	0.2	-0.3	غیر بینکی مالی اداروں کی امانتیں
0.2	0.0	0.2	0.5	0.7	0.3	0.4	1.4	میوچل فنڈ
0.1	0.0	0.0	0.02	0.0	0.00	0.00	0.0	جی پی فنڈ

ماخذ: اسٹیٹ بینک کا شماریاتی بیٹھن اور سالانہ رپورٹیں

باکس 4.1: قلیل شرح بچت کے چند ممکنہ اسباب

پاکستان میں قلیل شرح بچت کے اسباب معلوم کرنے کے لیے بہت سے عوامل کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ عام طور پر جو عوامل بچت کی شرح پر اثر انداز ہوتے ہیں ان میں معاشی نمو، فی کس آمدنی میں اضافہ، آبادی کا سا زگار ڈھانچہ، مالی کفایت شعاری، حقیقی مثبت منافع، ممکنہ شرح گرانٹی، مالی شعبے کا ارتقاء، اور ثقافتی و نفسیاتی مسائل شامل ہیں۔ تاہم درج ذیل عوامل بھی ملک میں بچت کے موجودہ کم شرح کی منطقی وجوہات بیان کر سکتے ہیں۔

1- سرمایہ کاری کے ایسے ذرائع کا فقدان پایا جاتا ہے جو بلند گرانٹی کے مطابق منافع دیتے ہوں۔ بلند گرانٹی بچت کی قدر کو گھٹا دیتی ہے اور یہ مالی اثاثوں کی شکل میں بچت کرنے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ چند متعلقہ امور یہ ہیں:

- مالی وساطت کی بلند لاگت کا ہونا اور امانتوں کی کم شرح۔
- کمرشل بینکوں کی لیزنگ / صාරنی ماکاری اسکیموں کے سبب صرفے کے رجحان میں اضافہ۔
- عوام میں مالی امور سے عدم واقفیت کی بنا پر موجودہ مالی طریقوں کے بارے میں آگاہی کا فقدان۔
- مالی طریقوں مثلاً اسٹاک، میوچل فنڈز، مضاربہ، اور دیگر بچتی طریقوں تک رسائی عموماً کراچی، لاہور اور اسلام آباد جیسے بڑے شہری علاقوں میں رہنے والوں کو حاصل ہے۔ مزید یہ کہ لوگوں کا ایک مخصوص گروپ ہی ان طریقوں میں لین دین کرتا رہتا ہے، عام لوگ ناواقفیت اور متصورہ خطرات کی وجہ سے ان طریقوں سے دور رہتے ہیں۔
- حالیہ بہتری کے باوجود ایکویٹی مارکیٹ کی بنیاد محدود ہے اور اسے زیادہ تر بڑے سرمایہ کار استعمال کرتے ہیں۔ بہت سی کمپنیوں نے محض ٹیکس بچانے کی خاطر یہاں اپنا اندراج کرا لیا ہے، نہ تو ان کے شیئرز قابل لحاظ تعداد میں فروخت ہوتے ہیں نہ ہی انہیں سرمایہ کاروں کے ساتھ روابط بنانے یا منافع منقسمہ کی ادائیگی میں کوئی دلچسپی ہے۔ اجرا کنندہ اور سرمایہ کار دونوں ہی کی بنیاد محدود ہے، خرید و فروخت چند ایک شعبوں میں بری طرح مرکوز ہو کر رہ گئی ہے۔
- 2- قلیل شرح بچت کے اسباب میں بعض ثقافتی عوامل بھی کارفرما ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستانی عوام عادتاً فضول خرچ واقع ہوئے ہیں۔
 - پاکستانی عوام شادی، سماجی تقریبات اور مذہبی تہواروں پر بے جا اسراف کے عادی ہیں۔
 - لوگ مکانات خریدنے کے لیے جائدادوں میں سرمایہ لگاتے ہیں، جبکہ بعض لوگ ایسی سرمایہ کاری میں محض سٹہ بازی کی نیت سے داخل ہوتے ہیں۔
- 3- شرح کفالت کا بہت زیادہ ہونا بھی ایک سبب ہے۔ پاکستان میں بیشتر کہ خاندانی نظام رائج ہونے کی وجہ سے لوگ اپنی ضروریات کے لیے ایک دوسرے پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں، چنانچہ خاندان کی کفالت کرنے والے کے پاس بہت تھوڑی رقم بچت کے لیے رہ جاتی ہے۔
- 4- ملک میں گھٹتی ہوئی تاہم بدستور خاصی زیادہ غربت اور عدم مساوات جیسے عوامل بھی کارفرما ہیں۔ گھریلو بچت کی شرح بڑھانے کے لیے لوگوں کی آمدنی میں مستقل اضافہ کرنا ضروری ہے۔
- 5- معیشت میں مالی نظام کی گہرائی نمایاں طور پر کم ہے۔ چنانچہ لوگوں کی بڑی تعداد بچت کے غیر رسمی طریقوں جیسے کمپنی سسٹم پر بھروسہ کرتی ہے۔ پاکستان کے شہری علاقوں کے ننخواہ دار متوسط طبقے میں کمپنی سسٹم زیادہ عام ہے۔ علاوہ ازیں بیرون ملک سے ہنڈی / حوالہ کے ذریعے آنے والی رقم کا ایک حصہ بھی بچت کے ان غیر رسمی طریقوں سے بچایا جاتا ہے۔ عالمی بینک کے ایک مطالعاتی تجربے کے مطابق غیر رسمی ذرائع سے بچائی جانے والی رقم جی ڈی پی کے تقریباً 2.8 فیصد کے برابر ہوتی ہے۔ نیز مطالعاتی تجربے سے پتہ چلا کہ پاکستان سونے کا استعمال کرنے والا دنیا کا چوتھا بڑا ملک ہے، صرف طلائی زیورات پر جی ڈی پی کے 0.25 سے 0.45 فیصد کے مساوی رقم خرچ کر دی جاتی ہے۔
- 6- مختلف اقسام کے لین دین طے کرنے کے لیے نقد رقم کے استعمال کو حد سے زیادہ ترجیح دینا بھی بچت کو محدود کرنے کا ایک سبب ہو سکتا ہے۔ اس ترجیح کا ایک سبب مالی لین دین پر عائد محصول کا طریقہ کار بھی ہو سکتا ہے جو بظاہر بچت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

ماخذ: Gallina A. Vicelette (2006), Determinants of Savings in Pakistan, August 2006, South Asia Region PREM, Working Paper Series No. SASPR-10, World Bank

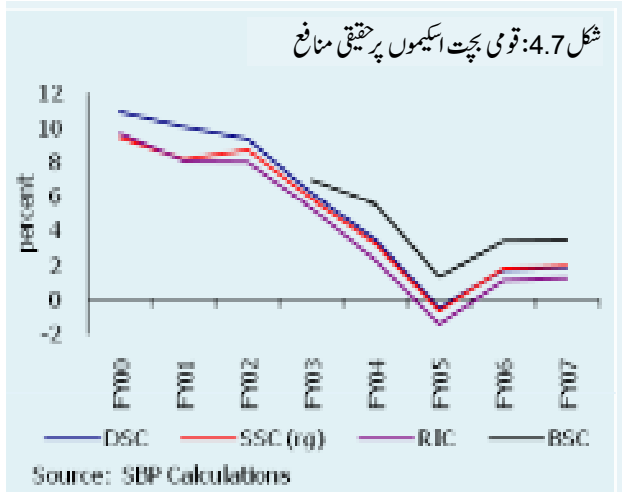
- قومی بچت اسکیموں کے ذریعے ہونے والی بچت گزشتہ تین برسوں میں بتدریج کم ہوئی جس کا ایک سبب مالی اداروں کی ان اسکیموں میں سرمایہ کاری کی عرصیت کی تکمیل تھی۔ مالی ادارے ان اسکیموں میں نئی سرمایہ کاری نہیں کر سکتے تھے حتیٰ کہ پابندی اکتوبر 2006ء میں اٹھالی گئی۔ قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری کی نمو مالی سال 2007ء میں 7.1 فیصد تھی۔⁶ قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری بڑھنے کا تعلق مالی اداروں کی قومی بچت اسکیموں میں اضافی سرمایہ کاری اور بزرگ اور ریٹائرڈ افراد کے لیے اسکیموں میں حالیہ روانی دونوں سے، اور مالی سال 2007ء کے دوران قومی بچت اسکیموں کی شرح میں نسبتاً اضافے سے ہے۔

- اگرچہ میوچل فنڈز کا حصہ اب بھی بہت کم ہے (مالی سال 2007ء میں 2.95 فیصد)، حالیہ برسوں میں یہ اسٹاک مارکیٹوں کی غیر معمولی کارکردگی کی وجہ سے تیزی سے بڑھا ہے۔ اس اضافے کی دیگر وجوہات بھی ہیں۔

- انضمام اور تحویل کا موجودہ سلسلہ اور شعبہ بینکاری کی طرف سے سخت مسابقت بھی غیر بینکی مالی اداروں کی امانتوں کا حصہ کم کرتے جا رہے ہیں۔

⁶ قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور بیمہ اداروں کے لیے اب بھی ممنوع ہے۔

- مالی خدمات کے نیٹ ورک میں وسعت کے باوجود زیر گردش کرنسی کے حصے میں بتدریج اضافہ کوئی اچھی علامت نہیں ہے۔ معیشت میں گرانی کے دباؤ کے پیش نظر مطلوبہ نقد محفوظی میں اضافے جیسے عوامل کے ساتھ ساتھ زیر گردش کرنسی میں اضافہ غیر رسمی لین دین بڑھنے کی عکاسی کرتا ہے۔ معیشت کے بعض شعبوں مثلاً جائیداد کے کاروبار میں سٹہ بازار نہ سرمایہ کاری کے روایتی شواہد بھی کرنسی کی شدید طلب کو بڑھانے والے عوامل میں سے ہو سکتے ہیں۔
- اسی عرصے کے دوران متبادل مالی اثاثوں کی فراہمی بھی بڑھی ہے۔ مالی طریقوں، بشمول پبلیک امانتیں، حصص میں سرمایہ کاری، این آئی ٹی پونٹ اور میوچل فنڈز میں فنڈز زیادہ آسانی سے منتقل ہو سکتے ہیں۔ اثاثوں کی تبدیلی میں تنوع کا لحاظ عموماً ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔



قومی بچت اسکیمیں خطرات سے مبرا ہونے کے سبب نا صرف تنخواہ دار ملازمین، پنشنرز اور دیگر گھریلو بچت کاروں کے لیے ایک پرکشش مالی طریقہ کار ہے بلکہ یہ حکومت کے لیے مالیاتی خسارے کی مالکاری کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔ قومی بچت اسکیمیں جنہیں بزرگ شہریوں، بیواؤں، ریٹائرڈ افراد، اور عام افراد کی ضروریات کو پورا کرنے کے لحاظ سے تشکیل دیا جاتا ہے، مستقل آمدنی کا ذریعہ ثابت ہوتی ہیں⁷ اور ان کی شرح منافع دیگر مالی طریقوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ تاہم حالیہ برسوں میں ان کی طرف لوگوں کا رجحان خاصاً کم ہوا ہے (دیکھئے شکل 4.7)۔ اس صورتحال کو جنم دینے میں کئی اسباب کارفرما ہیں مثلاً قومی بچت اسکیموں کی شرح کو پی آئی بی سے منسلک کرنا اور قومی بچت اسکیموں

میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی (بینکوں اور بیمہ اداروں کے سوا تمام اداروں پر سے یہ پابندی اکتوبر 2007ء میں اٹھالی گئی)، اور شرح منافع میں کمی۔ تاہم حکومت کے حالیہ اقدامات مثلاً قومی بچت اسکیموں کے طریقوں پر شرح منافع میں اضافہ کرنا اور ادارہ جاتی سرمایہ کاری کی اجازت دینا، حالیہ مہینوں میں قومی بچت اسکیموں کی طرف سرمایہ کاری کا رخ تھوڑا بہت موڑنے میں خاصے کامیاب رہے ہیں۔

4.4 پالیسی سفارشات

بچت کے مختلف اجزا پر (بشمول مالی بچت کے) بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ بچت کلچر کے فروغ کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جاسکتے ہیں:

- مالی خدمات کی رسائی کا دائرہ بڑی حد تک نظر انداز علاقوں / شعبوں تک، بشمول دیہی علاقوں کے، وسیع کرنے کی کوششیں کی جانی چاہئیں۔
- کنٹریکٹ ملازمین کی بچت کا حصہ بڑھانے والی جدت پسند اسکیموں کو متعارف کرانا چاہیے۔
- بچت کے متبادل طریقوں، جیسے بیمہ فنڈ اور بیمہ زندگی کی پالیسیوں⁸ کے بارے میں معلومات کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جائے اور انہیں قابل عمل سرمایہ کاری کے طور پر روشناس کرایا جائے۔

کنٹریکٹ ملازمین کے لیے بچت کے طویل مدت طریقے، جیسے پراویڈنٹ اور پنشن فنڈ وضع کرنے کی فوری ضرورت ہے جیسا کہ اگلے سیکشن میں گفتگو کی گئی ہے۔

⁷ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کی طرح کے دیگر بلٹ (bullet) بانڈز

⁸ بیمہ زندگی کی پالیسیوں کو گھریلو شعبے کے لیے بچت کا ایک ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ شعبہ بیمہ کی بچت بیمہ زندگی کے کاروبار سے آتی ہے، اس کا جو حصہ حکومت کو منتقلی کے بعد بیچ جاتا ہے وہ پالیسی حاملین کے پاس چلا جاتا ہے، چنانچہ گھریلو شعبے کی بچت کے تخمینوں میں اسے شامل سمجھا جاتا ہے۔

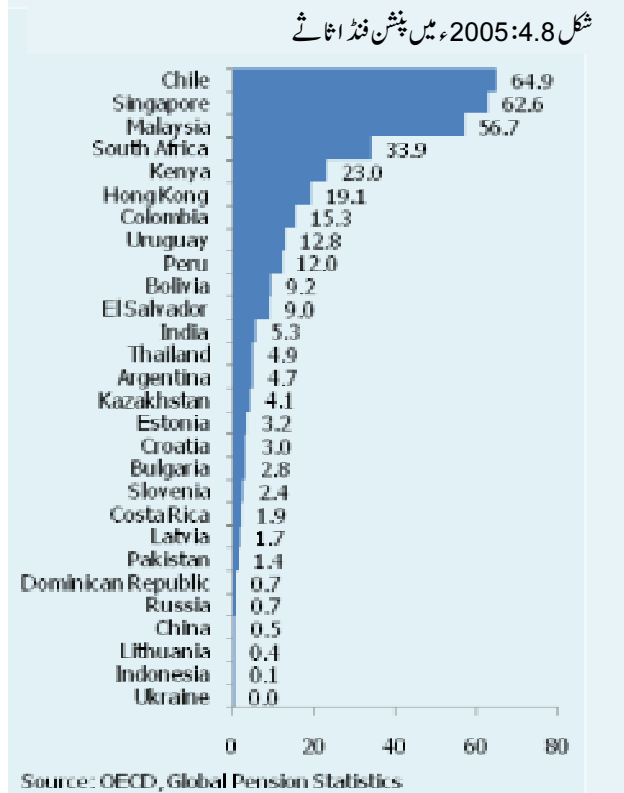
4.5 کٹریٹ ملازمین کی بچت

بچت اور پنشن کی موجودہ اسکیمیں بڑی حد تک سرکاری ملازمین کے فوائد کے لیے ہیں، اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ان اسکیموں کا دائرہ نجی شعبے تک وسیع کیا جائے۔ اس سے لوگوں کو ریٹائرمنٹ کے بعد پیسہ ملے گا اور یہ طویل مدت بچت سے رقوم جمع کرنے کا ایک ذریعہ بنے گا۔

اس وقت سرکاری شعبے کی اسکیموں میں (1) سول سروسز پنشن اسکیم، (2) جنرل پرائیڈنٹ فنڈ اور (3) گریجویٹ اسکیم شامل ہیں۔ نجی شعبے میں (1) ایملپائز اولڈ ایج بینیفٹ انسٹی ٹیوشن، (2) پرائیڈنٹ فنڈ اسکیم، (3) گریجویٹ اسکیم اور (4) پنشن اسکیم چل رہی ہے۔ چنانچہ نجی شعبے کے پنشن فنڈ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں مختصر تجربہ درج ذیل ہے۔

4.5.1 پنشن فنڈ: پاکستان اور عالمی صورتحال

گزشتہ ایک عشرے کے دوران ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں میں نجی شعبے کے پنشن فنڈ میں زبردست ترقی دیکھی گئی۔⁹ او ای سی ڈی ملکوں میں پنشن فنڈ کے مجموعی اثاثے 2001ء میں 130 کھرب ڈالر تھے جو 2005ء میں (امریکی ڈالر میں) 8.70 فیصد کی سالانہ شرح نمو سے بڑھ کر 179 کھرب ڈالر تک جا پہنچے۔¹⁰ اسی طرح اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایشیا میں نجی پنشن فنڈ کی مارکیٹ میں 2015ء تک خاصا اضافہ ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر چین کی پنشن بچت مارکیٹ 7.6 ارب ڈالر سے بڑھ کر 125 ارب ڈالر ہونے کی توقع ہے، بھارت کی 4.5 ارب ڈالر سے 150 ارب ڈالر اور کوریا کی 29 ارب سے 250 ارب ڈالر ہونے کی توقع ہے۔¹¹



چلی اور سنگاپور، جنہوں نے پنشن فنڈ بالترتیب 1981ء اور 1950ء میں شروع کیے، کے سوا دیگر ملکوں کی بھاری اکثریت، بشمول برطانیہ اور امریکہ نے نجی پنشن کے منصوبے اندازاً ایک عشرہ قبل ہی شروع کیے، جبکہ چلی کی کامیاب پنشن اصلاحات سے متاثر ہو کر چند ملکوں مثلاً ارجنٹینا نے 1994ء میں یہ اصلاحات متعارف کرائیں، چین نے 1997ء میں یہ اصلاحات کیں۔ 2005ء میں امریکہ میں نجی پنشن فنڈ جی ڈی پی کا 98.9 فیصد تھا، سوئٹزرلینڈ میں یہ تناسب 117.4 فیصد، فرانس میں 5.8 فیصد اور اٹلی میں 2.8 فیصد تھا۔¹² دوسری طرف ترقی پذیر ملکوں کے دستیاب اعداد و شمار (شکل 4.8) ظاہر کرتے ہیں کہ او ای سی ڈی ملکوں، امریکہ اور برطانیہ کے مقابلے میں ان کا جمع شدہ پنشن اثاثہ کم ہے۔ تاہم پنشن اصلاحات پر زیادہ توجہ دینے کے سبب ترقی پذیر ملکوں میں پنشن فنڈ کا حجم اگلے چند برسوں میں نمایاں طور پر بڑھنے کی توقع ہے۔

پاکستان کا معاملہ بھی اکثر ترقی پذیر ملکوں جیسا ہے، 2005ء میں پاکستان میں نجی پنشن فنڈ اثاثے جی ڈی پی کے صرف 1.4 فیصد پر مشتمل تھے۔ فی الحال پنشن اسکیمیں زیادہ تر سرکاری شعبے میں موجود ہیں جو کہ متعین فوائد (بلا فنڈ روفٹ کے ساتھ ساتھ ادائیگی کی بنیاد پر) نظام کے تحت کام کرتی ہیں جبکہ نجی شعبے

⁹ پنشن فنڈز خود مختار قانونی وجود رکھتے ہیں، مالک اور ملازم اپنا حصہ ڈال کر اس میں اثاثوں کا ایک پول جمع کرتے ہیں۔ یہ فنڈ اپنے ارکان کے پنشن فوائد کی ماکاری کے لیے ایک پنشن پلان بھی تشکیل دیتے ہیں۔

¹⁰ Pension Market in Focus، اکتوبر 2006ء، شمارہ 3۔ یہ دستاویز اس سائٹ پر دستیاب ہے: <http://www.oecd.org/daf/pensions/>

¹¹ تفصیلات کے لیے 'Investment & Pensions in Asia'، اس سائٹ پر دستیاب ہے: <http://www.ipe.com/asia/>

¹² برطانیہ، امریکہ جیسے ملکوں اور وسطی یورپ کے اکثر ملکوں نے ایک عشرے قبل نجی پنشن پلان متعارف کرا دیے تھے تاہم فرانس اور اٹلی جیسے ملکوں کا زیادہ بھروسہ سرکاری پنشن پلان پر ہے، اور ان کا نجی پنشن پلان جی ڈی پی کے لحاظ سے بہت معمولی فیصد میں ہے۔

میں ایسی اسکیمیں محدود بنیادوں پر موجود ہیں۔ سرکاری شعبے کی پنشن اسکیمیں بھاری مالیاتی لاگتوں کا سبب بنتی ہیں اور پائیداری کے حوالے سے حکومت کے لیے مسائل پیدا کرتی ہیں۔ اگرچہ نجی شعبے میں بھی کئی پنشن اسکیمیں ہیں تاہم وہ گریجویٹ اور پرائیڈنٹ فنڈ کی شکل میں ہیں جو بہت سے مالکان اپنے ملازمین کو دیتے ہیں۔ ملازمین ملازمت بدلنے کے موقع پر عموماً اس جمع شدہ بچت کو واجبات کی ادائیگی یا دیگر اخراجات کے لیے استعمال کرتے ہیں۔¹³ فرم کے دیوالیہ ہونے کے خطرے اور متعین فوائد کی پنشن کے تحت سابقہ مالک ہی پر انحصار جیسی صورتحال منافع کے حصول کو زیادہ محدود بنا دیتی ہے۔ چنانچہ خود روزگار اور نجی شعبے کے ریٹائر افراد کی اکثریت، جن کے لیے کوئی سرکاری یا نجی پنشن اسکیمیں موجود نہیں، مشترکہ خاندانی نظام پر انحصار کرتی ہے۔ اس نظام کا فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنی پیرائے سالی میں اپنے بچوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے قابل ہوتے ہیں خواہ بچت کی کوئی رقم ریٹائرمنٹ پر ان کے پاس نہ ہو۔ تاہم سماجی تبدیلیوں اور اوسط عمر میں اضافے جیسے عوامل کے پیش نظر موجودہ نظام زیادہ عرصہ تک قابل عمل رہتا دکھائی نہیں دیتا۔¹⁴

سرکاری طور پر اور نجی شعبے کے بعض مالکان کی پیش کردہ اسکیموں سے قطع نظر، پنشن اسکیموں کے محدود پھیلاؤ کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں بہت بڑے پیمانے پر ایک منظم اور پائیدار پنشن سسٹم متعارف کرا کے سماجی تحفظ کا ایسا کافی و شافی طریقہ کار رائج کیا جائے جو صرف کے عمل کو ہموار کرنے میں بھی مددگار ہوگا۔ اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) نے رضا کارانہ پنشن سسٹم (وی پی ایس) کے ضوابط جنوری 2005ء میں متعارف کرائے۔ توقع ہے کہ وی پی ایس ملازم اور خود روزگار افراد، اور پیشہ ورانہ پنشن پلان سے محروم غیر رسمی شعبے پر مشتمل بہت بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوگا۔ طویل مدت گزرنے پر یہ سسٹم ناصرف بعد از ریٹائرمنٹ عرصے میں ان لوگوں کو رقم کی مستقل فراہمی میں مدد دے گا بلکہ یہ معاشرے کے معاشی لحاظ سے فعال طبقے سے بچت جمع کرنے میں بھی معاون ثابت ہوگا۔ علاوہ ازیں پنشن فنڈ کے ان اثاثوں کی سرمایہ کاری سے سرمائے کی منڈی کا حجم بڑھے گا اور اگلے برسوں میں پائیدار اقتصادی نمو کے لیے سرمایہ فراہم ہوگا۔ وی پی ایس کی اہم خصوصیات کا خلاصہ باکس 4.2 میں دیا گیا ہے۔

باکس 4.2: رضا کارانہ پنشن سسٹم کی خصوصیات

- وی پی ایس کے تحت اثاثوں کے انتظام کے ادارے اور بیرونی زندگی کے ادارے بطور پنشن فنڈ تنظیمیں کام کرنے کے لیے اجازت نامے حاصل کر سکتے ہیں۔ ایس ای سی پی نے ان پنشن فنڈز کی دیکھ بھال کے لیے اثاثوں کے انتظام اور بیرونی زندگی کے 4 اداروں کی تاحال منظوری دی ہے۔ بیرونی زندگی کے اداروں کو سالانہ وی پی ایس رقم کی پیشکش کی اجازت دی گئی ہے۔
- 18 سال سے زائد عمر کے ایسے تمام پاکستانی شہری جو مصدقہ پیشگی نمبر (این ٹی این) کے مالک ہوں اور جو ایسی کوئی ملازمت نہ کرتے ہوں جس سے انہیں منظور شدہ پیشہ ورانہ پنشن اسکیم کے تحت مقررہ فوائد کا استحقاق حاصل ہوتا ہو، ان قواعد و ضوابط کے تحت آنے والے پنشن فنڈ میں رقم جمع کرنے کے اہل ہیں۔
- رضا کارانہ پنشن سسٹم (وی پی ایس) کے تحت ملازم اپنی خالص آمدنی کا زیادہ سے زیادہ 20 فیصد کسی بھی منظور شدہ نجی پنشن فنڈ میں دے گا۔ مالکان بھی اپنے ملازمین کے وی پی ایس اکاؤنٹ میں اپنا حصہ ڈال سکیں گے۔ (ملازم اور مالک کی) مشترکہ رقم کا زیادہ سے زیادہ سالانہ مجموعہ ملازم کی خالص قابل حصول آمدنی کے 50 فیصد کے مساوی ہوگا اور 5 لاکھ روپے سے زائد نہیں ہوگا۔
- ملازم اور مالک کی طرف سے دی گئی رقم اور اس پر ملنے والے منافع پر کوئی محصول عائد نہیں ہوگا سوائے اس صورت کے کہ رقم واپس نکال لی جائے۔ اس سے رقم کو طویل عرصے کے لیے رکھنے کی ترغیب ملے گی۔
- ملازم کو اپنی رقم پر اس لحاظ سے تعریف حاصل ہوگا کہ وہ اپنی ترجیحات کے مطابق کسی بھی منظور شدہ پنشن فنڈ میں سرمایہ کاری کر سکے گا۔
- ملازم اگر ملازمت تبدیل کر لے تو بھی، گریجویٹ فنڈ اور پرائیڈنٹ فنڈ کے برعکس، اس کی بچت کی رقم محفوظ اور برقرار رہے گی۔
- وی پی ایس کے ضوابط کے تحت کوئی ابتدائی اور انتظامی فیس نہیں لی جائے گی۔

ماخذ: www.secp.gov.pk

وی پی ایس کے تحت ابتدائی مصنوعات متعارف کرانے کے بعد سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان اب پیشہ ورانہ بچت کے بڑے نظام کی تشکیل پر متوجہ ہے جس سے مالکان ملازمین کے فائدے کے لیے موزوں طریقے تیار کر سکیں گے۔ ایس ای سی پی نے پیشہ ورانہ بچت کی موجودہ اسکیموں بشمول پنشن، گریجویٹ اور پرائیڈنٹ فنڈ کا ایک سروے بھی شروع کر رکھا ہے تاکہ ان کے حجم اور خواص کے لحاظ سے معلومات کا موازنہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ ایس ای سی پی پیشہ ورانہ بچت اور ریٹائرمنٹ پرفوائڈ کے ایک جامع نظام کی تشکیل کے لیے ایشیائی ترقیاتی بینک کے ساتھ مل کر کام بھی کر رہا ہے، توقع ہے کہ یہ نیا نظام سرکاری شعبے میں وقت کے ساتھ ساتھ ادائیگی کی موجودہ اسکیموں کی جگہ لے لے گا۔

¹³ http://www.secp.gov.pk/Pension_Overview.htm

¹⁴ پاکستان میں شرح بار آوری اور شرح اموات میں کمی کے باعث 65 سال یا اس سے زائد عمر کی آبادی 2025ء میں 4.8 فیصد اور 2050ء میں 8.4 ہو جائے گی۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے، ٹیکنیکل نوٹ، پنشن ریفرم اینڈ اے ڈی بی انٹرویو، ایشیائی ترقیاتی بینک، دسمبر 2006ء۔

نجی پنشن فنڈ کے اثاثوں کے حجم اور ایس ای سی پی کی طرف سے حال میں متعارف کرائے گئے وی پی ایس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اقدامات محض ابتدائی مرحلے میں ہیں۔ تاہم وی پی ایس کی طرح کی نجی طور پر چلائی جانے والی پنشن فنڈ اسکیموں کے فروغ کے لیے سخت ضوابط اور پنشن فنڈ کی نگرانی کے ساتھ ساتھ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ پنشن فنڈ سے سرمایہ کاری کرنے والے منتظمین اور متعلقہ بینکوں کی سرگرمیوں کے لیے قواعد و ضوابط موجود ہوں۔ اس کے علاوہ سرمایہ کار پورٹ فولیو کے تنوع کے لیے خطرات سے نمٹنے کے نظام کا ترتیب وار طریقہ کار بھی درکار ہوگا۔ پنشن کے ان منصوبوں کے تحت آبادی کے نوجوان طبقے کی معاشی سوجھ بوجھ بڑھانے کی غرض سے مالی تعلیم کے منصوبوں پر عمل درآمد کرنا بھی اہم ہے تاکہ یہ طبقہ مستقبل میں اپنی آمدنی سے سرمایہ کاری کرنا چاہے تو متعلقہ امور سے اسے آگاہی ہو، نیز بحیثیت مجموعی معاشی امور سے عوام کی واقفیت بڑھانے پر توجہ دی جائے۔ اگلے چند برسوں کے دوران ان اسکیموں کے پھیلاؤ میں مددگار دیگر عوامل مستحکم اور متوازن معاشی نمو اور مستقل ٹیکس ترغیبات ہوں گے۔¹⁵ پنشن فنڈ اصلاحات کو آگے بڑھانے میں ایس ای سی پی، نجی فنڈ منتظمین، سماجی تنظیموں اور ذرائع ابلاغ کا کردار بہت اہم رہے گا۔

¹⁵ چلی میں آبادی کے مفلس ترین طبقوں میں اس نظام کے وسعت پذیر پھیلاؤ کے بارے میں مزید جاننے کے لیے "Summary of Record of the OECD/IOPS Conference on Private Pensions in Latin America" <http://www.oecd.org/dataoecd/31/49/37394040.pdf> کو دیکھئے

